فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بوقت یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸	یکم نبوت ۱۳۴۳ہش ۔ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ یکم نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۱ ؍ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اِس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ رات نیند بھی آتی رہی ــــ احباب جماعت حضور کی شفائے کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ احمدیّہ

ــ ۰ ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ کل یہاں نمازِ جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے منعم علیہ گروہ بنایا ہے۔ قرآن مجید نے اس گروہ کی جو خصوصیات بیان کی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا مطالعہ کرتے رہیں اور انہیں اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس گروہ کے مخالفین کی جو علامات اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں ہمیشہ ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

ــ ۰ ربوہ ۲۹ ؍ اکتوبر۔ آج جناب الخیر بس پر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر کثیر احباب نے پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔ دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اجتماعی دعا آپ ہی کی اقتداء میں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور جس مقصد کے لئے وہ تشریف لے گئے ہیں اس میں انہیں اپنے فضل سے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے آمین۔

ــ ۰ مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان کی طبیعت اعصابی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ــ ۰ امانت تحریکِ جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا خُدا سے آتی ہے اور خُدا کی طرف ہی جاتی ہے

یہ خُدا کو ایسا نزدیک کر دیتی ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے

”مبارک وہ قیدی جو دُعا کرتے تھکتے نہیں کیونکہ وہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ وہ ایک دن دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ تم دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری رُوح دُعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے، اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں، سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے، کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پُورے صدق اور وفا سے دُعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کیلئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا کہ بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دُعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائیگی دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔“ (لیکچر سیالکوٹ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۶۲ء

دنیا بتدریج امن و امان کی طرف بڑھ رہی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"پہلے مسیح کی طرح دوسرے مسیح کی نسبت بھی احادیثِ صحیحہ میں حضرت سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دی گئی کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا کہ جب قرآن آسمان پر اٹھ جائے گا۔ یعنی لوگ طرح طرح کے شکوک اور شبہات میں مبتلا ہوں گے اور اکثر روزِ جزا کی نسبت نہایت ضعیف الاعتقاد اور دہریہ کی طرح ہو جائیں گے اور وہ اپنی کلام اور معجزات اور نشانوں اور روحانی طاقت سے دوبارہ ان میں ایمان قائم کرے گا اور شبہات سے نجات دے گا اور اپنے آسمانی حربہ سے بغیر کسی ظاہری جہاد کے مسیح الدجّال کی رونق کو بڑھا دیگا اور روح القدس کی پاک تاثیریں بغیر وسیلہ ہاتھوں کے دنیا میں پھیلیں گی اور حق بینی کی ٹھنڈی ہوا دلوں پر چلے گی اور صلحکاری اور امن اور بنی نوع کی محبت کے ساتھ ایک بھاری تبدیلی ظہور میں آئے گی اور شیطان شکست کھائے گا اور روح القدس غالب ہوگا۔ (اس آخری زمانہ کے لئے بہت سے نبیوں نے پیشگوئی کی ہے مگر افسوس کہ ہمارے نادان مولویوں نے جہاد کا مسئلہ خواہ مخواہ اس میں گھسیڑ دیا۔ خدا تعالےٰ کے پاک نبی کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔ یاد رہے کہ اگر کوئی جہاد کرے تو وہ مسیح موعود ہی نہیں بلکہ تریاقی ہوا کا زہریلی ہوا سے ایک روحانی جنگ ہوگا۔ آخر تریاقی ہوا فتح پائے گی اور مسیح موعود صرف اس جنگِ روحانی کی تحریک کے لئے آیا ضرور نہیں کہ اس کے روبرو ہی اس کی تکمیل بھی ہو بلکہ یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشو و نما پائے گا یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اٹھ جائے گی گویا باطل مر جائے گا اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی روح پیدا ہوگی۔ اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی۔ مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔ یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنّت ہے اور الٰہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایسا آدمی سخت جاہل ہوگا کہ جو مسیح موعود کی وفات کے وقت اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یکدفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔ وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ دجالیت بھی یکدفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے کہ یکدفعہ دنیا الٹ پلٹ ہو جائیگی بلکہ جس طرح پر کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا...۔"

(ایام الصلح صفحہ ۶۹ تا صفحہ ۷۰)

آپ کی یہ تصنیف "ایام الصلح" یکم جنوری ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی تھی جب یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت "لیگ آف نیشنز" یا "انجمن اقوام متحدہ" کے قیام کا خیال بھی دلوں میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ لہذا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ باتیں فرمائی ہیں ان کو ایک عظیم پیشگوئی تسلیم کرنا پڑتا ہے اور ایک فرستادۂ حق کی پیشگوئی وہی ہوتی ہے جو وہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کرتا ہے۔ اس کی بات نہ تو سیاسی اندازوں کی مرہون ہوتی ہے اور نہ نجومیوں کے ٹیوے۔ بلکہ وہ ایک پختہ رشد ہدا ورنہ ٹلنے والی بات ہوتی ہے جو اپنی تمام شوکت اور عظمت کیساتھ پوری ہوتی ہے۔

آپ کی یہ پیشگوئی اس عظیم الشان انقلاب سے تعلق رکھتی ہے جو دنیا کی ذہنیت میں بتدریج آنیوالا ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے آج جس کو ہم "لیگ آف نیشنز" اور "انجمن اقوام متحدہ" کی صورت میں جانتے ہیں اس قسم کی کسی تنظیم کا خیال بھی عوام کے دلوں میں نہیں آ سکتا تھا۔ اور اگر کسی کے دل میں آیا بھی ہوگا تو نہایت مبہم طور پر ہوگا لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اس پیشگوئی کے الفاظ کو آپ دیکھیں اور انجمن اقوام متحدہ کے خبر نامہ کے اس مقالہ کے الفاظ کو ملاحظہ کریں اور دونوں کا موازنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ جو باتیں اس مقالہ میں کہی گئی ہیں ان کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی نہایت پُر زور الفاظ میں کر دی ہے۔ چنانچہ مقالہ مذکورہ میں کہا گیا ہے کہ

"تخریب سے تعمیر کہیں زیادہ مشکل ہے۔

معمار کے خواب و خیال سے گلکار کے آخری نقش و نگار تک تعمیر کی ضرورتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ محتاط ہنرمندی اور تخلیقی صبر و استقلال سے کام لیا جائے۔ کسی عمارت کو منہدم کرنے کے لئے اس سے زیادہ صلاحیت و استعداد درکار نہیں ہے کہ ایک کدال مار کر یا ایک بم پھینک کر اسے ختم کر دیا جائے۔

اسی طرح ہنگامے بپا کر کے مر جانیکی بہ نسبت امن و عاقبت کے ساتھ زندہ رہنا زیادہ مشکل ہے۔

ایک طرف امن کے مطالبات لامتناہی اور پیچیدہ ہیں اور دوسری طرف ہنگاموں میں ایک فرسودہ سہل پسندی پائی جاتی ہے لیکن پھر بھی انسان کے طور طریقوں پر ان کا اثر پڑ سکتا ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ ان کے ذریعہ آج تک کوئی فیصلہ ممکن نہیں ہوا ہے تاہم مسائل حل کرنے کے لئے وہ ایک سہل الحصول ذریعہ معلوم ہوتا ہے جہاں عقل کچھ دیر کے لئے ماؤف ہو جاتی ہے۔"

(خبر نامہ اقوامِ متحدہ ۲۲ اکتوبر ۶۲ء)

ان الفاظ میں اقوام متحدہ کے مقالہ نویس نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ دنیا میں جو امن و امان کی خواہش پیدا ہوئی ہے وہ ایک دن میں پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی بلکہ اس کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہے اور یہ غرض محض فوری اور ہنگامہ خیز انقلابات لانے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تخریب سے تعمیر کہیں زیادہ مشکل ہے۔ دوسرے لفظوں میں قیام امن کا کام چونکہ تعمیری حیثیت رکھتا ہے اسلئے اس کی تکمیل کے لئے لمبے عرصہ کی ضرورت ہے اور یہ تدریج ہی اس مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہی بات ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں صلح و امن کی فضا پیدا کرنے کے تعلق میں مندرجہ بالا حوالہ میں بالوضاحت بیان فرمائی ہے :-

"تمام بیج جو مسیح موعود (علیہ السلام) نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع ہوگا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔"

جس بات کو اقوامِ متحدہ کے مقالہ نگار وضاحت سے بیان کرنے میں دقّت محسوس کر رہا ہے حالانکہ وہ ایک تجربہ کی بناء پر یہ بات کہہ رہا ہے اسی بات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ امن کا قیام فوری ہنگامہ خیز انقلابات سے پیدا نہیں ہو سکے گا بلکہ اس کے لئے ایک لمبا زمانہ درکار ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ دجالیت بھی یکدفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے کہ یکدفعہ دنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی بلکہ جس طرح پر کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا...۔"

(ایّام الصلح صفحہ ۶۹-۷۰)

ان الفاظ پر غور فرمائیے :-

"تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے کہ یکدفعہ دنیا "الٹ پلٹ" ہو جائے گی بلکہ جس طرح پر کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا۔"

(جاری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عُمر

اخبار "دعوت" لاہور کے ایک اعتراض کا جواب

محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

اخبار "دعوت" لاہور کے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے پرچہ میں بباب الاستفسار کے تحت مولوی خالد محمود صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی عمر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں الجھاؤ اور غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور حضرت اقدسؑ کی بعض عبارات سے بتایا ہے کہ آپؑ کی عمر آپ کے الہام ثمانین حولاً او قریباً من ذالک او نزید علیہ سنین کی رُو سے اور حضورؑ کی تشریح کے مطابق کم از کم ۷۴ سال ہونی چاہیئے تھی لیکن بقول خالد محمود صاحب آپؑ کی عمر صرف ۶۶ سال اور زیادہ سے زیادہ ۶۸ سال بنتی ہے۔ ذیل میں اس اعتراض کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔

کسی شخص کی عمر کی صحیح تعیین دو باتوں سے ہوسکتی ہے۔ اوّل یہ کہ اس کی تاریخ پیدائش معلوم ہو۔ اور دوم یہ کہ اس کی تاریخ وفات معلوم ہو۔ حضرت اقدسؑ کی تاریخ وفات ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ ہجری مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے۔ مگر حضور کی تاریخ پیدائش معین طور سے معلوم نہ تھی کیونکہ جس زمانے میں حضرت اقدسؑ پیدا ہوئے اس زمانہ میں کوئی ایسا سرکاری ریکارڈ نہیں رکھا جاتا تھا جس میں پیدائش کی تاریخیں درج ہوں اور ایسی کوئی خاندانی دستاویز بھی موجود نہ تھی جس سے آپ کی تاریخ پیدائش معلوم ہوسکتی۔ صرف اندازے سے آپؑ کو یہ خیال تھا کہ آپؑ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی ہے۔ اور اسی کے مطابق اپنی کتابوں میں آپؑ اپنی عمر بیان فرماتے رہے علاوہ ازیں اندازے سے عمر بیان کرنے میں عام دستور کے مطابق ۴-۵ سال کم عمر بتانا بھی معمولی طریق کلام ہے۔ حدیث نبوی میں جبرائیل کی زبان سے بتایا گیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات علیٰ رأس الستین ہوگی جس میں عربی رواج کے مطابق کسور چھوڑ دی گئی تھیں کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیقات کے مطابق ۶۳ سال کی عمر پائی ہے اور بعض لوگوں کی تحقیقات کے مطابق ۶۰ سال کی۔ ملاحظہ ہو احوال الانبیاء جلد ۲ صفحہ ۳۳

حضرت اقدس ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں:

"عمر کا اصل اندازہ تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے میری عمر ستّر برس کے قریب ہے۔ واللہ اعلم"

اس اندازے کی رو سے آپؑ کی عمر وفات ۷۳ سال شمسی اور ۷۵ سال قمری قرار پاتی ہے جو الہامی عمر کے مطابق ہے۔ اسی طرح ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو ڈوئی کے مقابل پر آپؑ نے انگریزی میں جو اشتہار شائع کیا تھا اس میں لکھا کہ

"میں عمر میں ستّر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵ حاشیہ)

اس لحاظ سے ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو حضرتؑ کی عمر ستّر برس کے قریب ثابت ہوئی اور قمری لحاظ سے ۷۷ برس جو الہامی عمر کے مطابق ہے۔ پھر حضرت اقدس اعجاز احمدی کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔

"مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریباً ۶۴ سال کی۔ اگر شک ہو تو اس کی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری سے دیکھ لو۔"

مسٹر عبد اللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہوگئے۔ اب ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۸ء تک جو حضرت اقدسؑ کا سال وفات ہے ۱۲ سال بنتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس کی عمر بوقت وفات ۱۲+۶۴ = ۷۶ سال کے قریب ہوئی۔ یہ ایسی بات ہے کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی جو آپ کے سخت معاند تھے مسلّم ہے وہ لکھتے ہیں:

"مرزا کی عمر بقول اس کے ۷۵ سال کی ہوئی۔"

(اہلحدیث ۲۱ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ کالم ۱)

نمبر ۲۔ حضرت اقدسؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپؑ کی عمر اسّی سے چند سال کم یا زیادہ ہوگی۔ یعنی ۷۴ تا ۸۶ کے اندر اندر۔ اس کی تصدیق خود آپ کے ایک دوسرے الہام و کشف سے بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس جب اپنا رسالہ الوصیت شائع فرماتے ہیں۔ تو اس میں لکھتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا

"جاء وقتک ونبقی لک الاٰیات بیّنات" [؟]

"قرب اجلک المقدّر"

یعنی تیرا وقت وفات قریب آگیا اور تیری عمر کی میعاد جو مقرر کی گئی تھی۔ اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ اور رؤیا میں دیکھا۔

"ایک کوری ٹنڈ میں مجھے پانی دیا گیا پانی صرف دو تین گھونٹ اس میں باقی رہ گیا ہے۔ لیکن نہایت صاف اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا "آب زندگی"۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۸۱)

اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے تیسرے سال وفات پائی جس طرح خدا تعالےٰ نے الہام سے یہ بتایا تھا کہ آپؑ کی عمر ۷۴ اور ۸۶ سال کے درمیان ہوگی۔ اسی طرح سے آپ کی وفات کا زمانہ قریب آنے پر بتادیا کہ آپ کی عمر قریب الاختتام ہے۔ اور اس میں سے دو تین سال باقی ہیں۔ سو اس الہام و کشف کے مطابق قریباً ۷۵½ سال کی عمر میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ پس آپ پر ایمان لانے والوں کے لئے تو خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی بات کے مطابق آپ کی الہامی عمر پوری ہو چکی ہے کیونکہ ایک الہام نے دوسرے الہام کی تصدیق کردی ہے۔ لہٰذا آپ نے پیشگوئی کے مطابق الہامی عمر پاکر وفات پائی ہے۔

البتہ ان بعض عبارتوں سے جو درمیانی زمانہ کی ہیں اور عمر کے متعلق بعض انداز بتاتی ہیں۔ آپ کی عمر کی تعیین میں کچھ دشواری پیدا ہوتی ہے۔ مولوی خالد محمود صاحب نے بعض ایسی ہی عبارتوں کو پیش کرکے حضرت اقدس کی عمر ۶۶ سال بتا کر آپ کی عمر کے متعلق الہامی پیشگوئی کو اعتراض کا نشانہ بنایا ہے۔ اور جو تحریرات آپ کی عمر اندازاً ۷۵ سال بتاتی ہیں انہیں دانستہ نظر انداز کردیا ہے۔ کیونکہ ان سے الہامی عمر کے پورا ہو جانے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور یہ امر ان کے منشاء کے خلاف ہے۔

حضرت اقدسؑ پر ۱۹۰۵ء تک یہ واضح ہو چکا تھا کہ آپؑ کی پیدائش کا سن ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۸۳۵ء ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالےٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹)

اور براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں ۔

تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانے میں
جبکہ میں نے وحیٔ ربّانی سے پایا افتخار

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔

۱۲۹۰ - ۴۰ = ۱۲۵۰ کے حساب سے حضورؑ کی ان اپنی آخری تحریروں کے مطابق حضور کی پیدائش کا سال ۱۲۵۰ھ قرار پاتا ہے۔ پس آپؑ کے پیدائش کے سن کی تعیین ۱۲۵۰ھ کی دریافت جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔ گو آپ نے یہ تحقیق حضرت اقدسؑ کی وفات کے بعد لکھی ہے۔ مگر یہ دوسرے قرائن سے مطابقت رکھنے کے علاوہ حضرت اقدسؑ کی اپنی مندرجہ بالا تحریروں کے بھی عین مطابق ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اس تحقیق میں مدّنظر حضرت اقدسؑ کے ہی بعض اقوال ہیں۔ جو بنائے تحقیق ہیں۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔

"میری پیدائش جمعہ کے دن چاند کی چودھویں تاریخ کو ہوئی"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ طبع اول)

پھر ذکر حبیب صفحہ ۲۳۸-۲۳۹ پر آپؑ کا یہ قول درج ہے۔

"میری پیدائش کا مہینہ پھاگن تھا چاند کی چودھویں تاریخ تھی جمعہ کا دن تھا اور پچھلی رات کا وقت تھا"

ان دونوں عبارتوں سے تقویم کے لحاظ سے متعین ہو جاتا ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء یعنی ۱۴ پھاگن سمت ۱۸۹۱ میں ہوئی تقویم کے لحاظ سے ۱۸۳۲ء اور ۱۸۳۵ء کے علاوہ اور کوئی سن نہیں ہے جس میں یہ سب باتیں جمع ہو جاتی ہوں۔ یعنی چاند کی بھی چودھویں ہو اور جمعہ کا دن بھی ہو اور پھاگن کا مہینہ بھی ہو۔ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں یہ تینوں امور جمع نہیں ہوتے۔

اب اس تعیین کے بعد بعض عبارتوں سے کسی شخص کا یہ نتیجہ نکالنا کہ حضرت اقدسؑ نے صرف ۶۶ سال عمر پائی ہے محض ثناء خوانی ہے۔ خواہ وہ اسکے اثبات کے لئے حضرت اقدس کی بعض عبارتوں سے ہی سہارا لے۔ اگر ۱۸۳۵ء آپ کی پیدائش کا سال قرار دیا جائے تو ۱۹۰۰ء میں آپ کی عمر ۶۶ سال کی تھی۔ مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ گویا ۷۴ سال شمسی حساب سے اور ۷۶ سال قمری حساب سے آپ نے عمر پائی۔

مولوی خالد محمود کا مغالطہ

مولوی خالد محمود صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت اقدس کی ایک عبارت سے آپ کی عمر ۶۶ سال ثابت کرنے کے لئے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ حضرت اقدس کی کتاب تریاق القلوب کے ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۶۸ طبع اوّل سے ذیل کی عبارت پیش کرتے ہیں:۔

"جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام و کلام سے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر آپہنچا تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعے سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اِس صدی کا مجدّد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے"

خالد محمود صاحب نے اِس عبارت کے الفاظ "صدی کے سر" سے سنہ ۱۳۰۰ھ معین طور پر مراد لے کر آپ کی عمر ۴۰ + ۲۶ کے حساب سے چھیاسٹھ سال بنائی ہے کیونکہ آپ کی وفات سنہ ۱۳۲۶ھ میں ہوئی حالانکہ حضورؑ کے نزدیک صدی کے سر سے مُراد ٹھیک سنہ ۱۳۰۰ھ نہیں بلکہ تیرھویں صدی کا آخری عشرہ ہے جبکہ آپ چالیس سال کے ہو چکے تھے۔ کیونکہ حضرت اقدسؑ بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ عجیب امر ہے اور مَیں اسکو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک سنہ ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرفِ مکالمہ و مخاطبہ پاچکا تھا"

پس آپؑ کی عمر سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپؑ کی تحقیقات کے مطابق چالیس سال کی تھی جس سے الہامی عمر وفات تک پوری ہو جاتی ہے چونکہ خالد محمود صاحب مغالطہ دینا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے صدی کے سر سے مراد دانستہ سنہ ۱۳۰۰ھ لے کر اس وقت آپؑ کی عمر ۴۰ سال فرض کر کے سنہ ۱۳۲۶ھ سال وفات تک آپؑ کی عمر ۶۶ سال بنائی ہے اور حساب میں سے ۱۰ برس گول کر گئے ہیں۔ حالانکہ

حضرت اقدس کی ان تحریرات کے مطابق سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپؑ کی عمر ۴۰ سال کی تھی جبکہ آپؑ پر الہامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ لہٰذا سنہ ۱۳۰۰ھ میں تو آپ کی عمر ۵۰ سال بن جاتی ہے سنہ ۱۳۲۶ھ میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ ۵۰ میں ۲۶ جمع کئے جائیں تو آپ کی عمر ۷۶ سال قرار پاتی ہے جو الہامی عمر کے عین مطابق ہے۔ اور تحفہ گولڑویہ میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ محاورہ ہر ایک قوم کا ہے کہ مثلاً کسی صدی کے آخری حصہ کو جس پر گویا صدی ختم ہونے کے حکم میں ہے دوسری صدی پر جو اس کے بعد شروع ہونے والی ہے اطلاق کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مجدّد بارہویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا تھا گو وہ گیارہویں صدی کے اخیر پر ظاہر ہُوا ہو۔ یعنی گیارہویں صدی کے چند سال رہتے اس نے ظہور کیا ہو"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵ بار سوم حاشیہ)

خالد محمود صاحب کا دوسرا استدلال

خالد محمود صاحب کا دوسرا استدلال ایک لمبے چوڑے حساب کی بناء پر ہے۔ حضرت اقدسؑ نے تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے ایک کشف کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک تک جو عہدِ نبوت ہے یعنی ۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ سے ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزِ وفات تک قمری حساب سے ہے"

(تحفہ گولڑویہ طبع سوم صفحہ ۱۵۳)

اس کا ماحصل خالد محمود صاحب نے یہ بتایا ہے کہ آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت دنیا کی عمر ۴۷۳۹ سے گیارہ برس کم یعنی ۴۷۲۸ برس تھی۔ مرزا صاحب کی وفات سنہ ۱۳۲۶ھ میں ہوئی جس سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات کے وقت دنیا کی عمر ۴۷۲۸ + ۱۳۲۶ = ۶۰۵۴ برس کے قریب تھی۔ اب مرزا صاحب کی پیدائش کا وقت ان کے اپنے بیان کی رو سے ملاحظہ کیجئے:۔

"اس حساب سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۴ بار سوم)

اِس کے بعد خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:۔

"چھ ہزار سے گیارہ نکال دیں تو باقی ۵۹۸۹ رہ جاتے ہیں اس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۵۹۸۹ کے آغاز یا ۵۹۸۸ کے آخر میں کسی وقت ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب کی پیدائش اس وقت ہوئی جب دنیا کی پیدائش پر تقریباً ۵۹۸۸ سال گزر چکے تھے اور وفات اس وقت ہوئی جب دنیا کی عمر ۶۰۵۴ برس کے قریب تھی اِس مدت سے ۵۹۸۸ نکال دینے سے باقی چھیاسٹھ سال ہی رہ جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی عمر کا یہ تعین ان کے دعوؤں اور الہامات پر مبنی ہے۔ ان کی بعثت اگر تیرہویں صدی کے ختم یا چودھویں صدی کے آغاز سے کچھ ایک دو سال پہلے تجویز کی جائے تو زیادہ سے زیادہ اس عمر کا تصوّر ۶۷ یا ۶۸ سال ہو سکے گا۔ اس سے زیادہ کسی صورت میں ممکن نہیں"

ہم نے خالد محمود صاحب کے استدلال کی ساری عبارت اِس جگہ لفظ بلفظ نقل کر دی ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدسؑ کی بعثت چالیس سال کی عمر کے بعد یعنی سنہ ۱۲۹۰ھ کے بعد ہوئی جبکہ سنہ ۱۲۹۰ھ میں چالیس سال کی عمر میں آپؑ پر الہام و کلام کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ اگر آپؑ کی بعثت کا سال قریباً سنہ ۱۲۹۳ھ قرار دیا جائے جبکہ آپؑ پر "یا عیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ" کا الہام ہُوا تھا تو سنہ ۱۲۹۳ھ میں آپؑ کی عمر ۴۳ سال کی تھی اور چونکہ سنہ ۱۳۲۶ھ میں آپؑ کی وفات ہوئی اور ۱۳۲۶ میں سے ۱۲۹۳ منفی کئے جائیں تو ۳۳ سال باقی بچتے ہیں۔ پس ۴۳ + ۳۳ = ۷۶ سال آپؑ کی عمر ہوئی جو الہامی عمر کے مطابق ہے۔ اب اگر خالد محمود صاحب کے بیان کے مطابق کہ ۱۳۰۰ میں سے دو سال رہتے تھے جب آپ کی بعثت ہوئی حساب کیا جائے تو آپ کی بعثت سنہ ۱۲۹۸ھ میں ہوئی مگر اس وقت آپؑ کی عمر ۴۸ سال قرار پاتی ہے۔ اس کے بعد سنہ ۱۳۲۶ھ تک آپ ۲۸ سال زندہ رہے تو اس طرح ۴۸ + ۲۸ = ۷۶ سال ہوئے۔ پس اس حساب سے بھی آپؑ کی عمر الہامی عمر کے مطابق ۷۶ سال قرار پائی۔ ہاں آپ کا یہ بیان کہ آپ کی پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے محض ایک سرسری اندازہ پر مبنی ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کے مندرجہ بالا بیانات جو سنہ ۱۲۹۰ء میں آپؑ کی عمر چالیس سال کی بیان کرتے ہیں۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کی آخری تحقیقات ہے اس لئے گیارہ سال کا اندازہ اِن آخری تحریروں کے لحاظ سے حساب میں ملحوظ نہیں رکھا جائے گا بلکہ ان آخری بیانات کی روشنی میں چھ ہزار کے شروع ہونے میں دراصل ۲۱ برس باقی تھے جبکہ آپؑ مبعوث ہوئے۔

پس آخری تحریرات کی روشنی میں حضرت اقدسؑ کی پیدائش ۵۹۸۹ کی بجائے ۵۹۷۹ میں ہوئی اور چونکہ آپ کی وفات اس وقت ہوئی جبکہ دنیا کی عمر میں سے ۶۰۵۴ سال گزر چکے تھے اس لئے ۶۰۵۴ - ۵۹۷۹ = ۷۵ سال آپؑ کی عمر ہو گی جو الہام کے لحاظ سے ۷۴ اور ۸۶ کے درمیان ہونی چاہیئے تھی پس اس حساب سے آپؑ نے ۷۵ سال عمر پائی جو الہام کی سچائی پر گواہ ہے۔ خالد محمود صاحب کا حضرت اقدسؑ کی ان آخری تحریروں کو حساب میں نظر انداز کرنا اور صرف گیارہ سال والی تحریروں کو مدنظر رکھنا اور اس گیارہ سال کی کمی کو الہامی قرار دینا محض مغالطہ ہے۔ اندازہ کو الہامی قرار دینا تحقیق نہیں کہلا سکتی۔ بموجب قول یؤخذ من النّبی الآخر فالآخر کے مطابق اس حوالہ کا حل آخری تحریروں کی رو سے کرنا ضروری تھا۔ پس خالد محمود صاحب کا یہ بیان تحقیق نہیں بلکہ حقیقت کو چھپانے کے مترادف ہے۔

آخر میں واضح ہو کہ سر لیپل گریفن کی اصل کتاب جو انگلش میں ہے مجھے نہیں ملی جس میں سے خالد محمود صاحب نے سر موصوف کی طرف سے حضرت اقدسؑ کی پیدائش سنہ ۱۸۳۹ء لکھنے کا ذکر کیا ہے البتہ اس کا وہ ترجمہ ملا ہے جو "تذکرہ رؤسائے پنجاب" کے نام سے سیّد نوازش علی نے شائع کیا ہے۔ اس میں آپؑ کی پیدائش کا سن ۱۸۳۹ء کی بجائے سنہ ۱۸۳۵ء درج ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو "سیرت مسیح موعودؑ" تحریر فرمائی ہے اس میں لیپل گریفن کے اقتباس میں سنہ ۱۸۳۹ء کا درج ہونا محض سہوِ کاتب ہے +

کارِ دُنیا رَا چہ دیدہ استی بِنا
کز پئے آں مے گزاری صدق را
عابد آں باشد کہ پیشش فانی است
عارف آں کو گوید شِش لاثانی است
(حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شہاب ثاقب

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب مذکور کے صفحہ ۱۱۰ حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان الہامات کے بعد کئی طور کے نشان ظاہر ہونے شروع ہوئے چنانچہ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو جو ۲۸ نومبر کے دن سے پہلے آئی تھی اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام کثرت سے ہوا تھا کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔ یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کو دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشے کو دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۰۔۱۱۱ حاشیہ)

رمالوں اور نجومیوں کے لئے تو بے شک رمی شہب ایک لمبے عرصہ سے دلچسپی کا موجب تھا لیکن سائنسی نقطۂ نگاہ سے ان کا مطالعہ قریب کے زمانہ میں شروع ہوا ہے۔ غالباً اس مطالعہ کا آغاز ۱۲ نومبر ۱۸۳۳ء میں ہوا۔ اس تاریخ کو شمالی امریکہ کے مشرقی حصہ میں شہب ثاقبہ کی ایک غیر معمولی بوچھاڑ مشاہدہ میں آئی۔ اس وقت اگرچہ شہب زمین تک نہیں پہنچے لیکن ان کے مشاہدہ اور مطالعہ سے پتہ چلا کہ وہ ذنب الاسد نامی ستاروں کے مجموعہ میں سے کسی مقام سے آ رہے تھے۔ ان کی یورش ہر تینتیس ۳۳ سال کے بعد نومبر کے مہینہ میں عود کرتی ہے۔

سقوط شہب کی کثرت یا شہابی بوچھاڑ کا وقوع کب ہوتا ہے اس بارے میں کوئی قانون تو اس وقت تک دریافت نہیں ہوا ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ اس کا تعلق ایک حد تک دمدار ستاروں کے ظہور سے ہے۔

۱۸۶۲ء اور ۱۸۶۶ء میں جو دمدار ستارے نمودار ہوئے ان کے ساتھ ہی شہب کی کثرت بھی پائی گئی۔ دونوں کے وقوع میں کئی مرتبہ جو مطابقت پائی گئی ہے اس کو اتفاقیہ نہیں کہا جا سکتا۔ گزشتہ زمانوں میں جب کثرت سے ستارے ٹوٹے ان کے وقوع کی تاریخ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:۔

"وہ (یعنی نئی روشنی کے محققین) یہ بھی کہتے ہیں کہ جب آفتاب برج اسد میں یا میزان میں ہو تو ان دونوں وقتوں میں کثرت شہب ثاقبہ کی توقع کی جاتی ہے اور اکثر ۳۳ سال کے بعد یہ دورہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ قاعدہ کلی نہیں بسا اوقات ان وقتوں سے پس و پیش بھی یہ حوادثات ظہور میں آ جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۸۷۲ء میں ستاروں کا گرنا باقرار ان ہیئت دانوں کے بالکل غیر مترقب امر تھا۔ اگرچہ ۱۴ نومبر ۱۸۳۳ء اور ۲۷ نومبر ۱۸۸۵ء کو کثرت سے یہ واقعہ ظہور میں آنا ان کے قواعد مقررہ سے ملتا ہے۔ لیکن تاریخ کے ٹٹولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ نہایت فرق کے ساتھ اور ان تاریخوں سے بہت دور بھی وقوع میں آیا ہے۔ چنانچہ دہم مارچ ۱۵۲۱ء اور ۱۹ جنوری ۱۱۳۵ء اور ماہ مئی ۱۶۱۰ء میں جو کثرت شہب ثاقبہ وقوع میں آئے۔ اس میں تمام ہیئت دانوں کو بجز سکتہ حیرت اور کوئی دم مارنے کی جگہ نہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

جہاں تک شہاب کی ساخت کا تعلق ہے ان کے تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہوتی جو زمین میں نہ پائی جاتی ہو۔ مختلف عناصر کا فی صد تناسب اوسطاً وہی ہوتا ہے جو نظام شمسی کے دوسرے ارکان میں پایا جاتا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں شہاب ثاقب عام پتھر سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوتے لیکن جب بغور مطالعہ کیا جائے تو دونوں میں ساخت کے اعتبار سے فرق نظر آتا ہے۔ شہاب میں مختلف قسم کے معدنی اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ بہت ڈھیلے طور پر جڑے ہوتے ہیں۔ وضع قطع میں بے ہنگم اور بے قاعدہ سے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر مخروطی طرز کے ہوتے ہیں۔ ان کی بیرونی تہ نسبتاً سخت ہوتی ہے لیکن اس تہ کی موٹائی بہت ہی کم ہوتی ہے۔ بیرونی رنگ گہرا سیاہی مائل ہوتا ہے لیکن اندرونی حصہ سفیدی مائل بھورا ہوتا ہے اور اکثر اس میں لوہے کے چمکدار ذرے ملے ہوتے ہیں۔ یہ خصوصیت ان کو عام پتھروں سے ممتاز کرتی ہے۔ نوعیت کے اعتبار سے ان کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بعض ان میں سے صرف دھات کے ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ تر لوہا اور نکل پایا جاتا ہے۔ بعض نیم دھاتی ہوتے ہیں اور بعض خالص سنگریزے ہوتے ہیں جو عام پتھروں سے بالکل مشابہ ہوتے ہیں۔

شہاب کو دیکھنے اور ان کا مطالعہ کرنے کے لئے جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض بصری ہیں۔ بعض میں طیف پیما (Spectroscope) سے مدد لی جاتی ہے اور بعض میں ریڈیو سے کام لیا جاتا ہے۔ بصری طریقے میں آنکھ یا دوربین سے دیکھنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ستاروں کے بہت اچھے نقشے اور قابل اعتماد گھڑیاں موجود ہوں تاکہ ان کے ظہور کے مقام اور وقت کی تعیین کی جا سکے۔ فوٹوگرافی اور طیفی طریقے زیادہ مقبول ہیں اور بہتر معلومات مہیا کرتے ہیں۔ مثلاً اگر دو مختلف مقامات پر جو ایک دوسرے سے بیس پچیس ۲۰ ۲۵ میل دور واقع ہوں کسی شہاب ثاقب کا فوٹو لیا جائے تو دونوں جگہ پر پس منظر میں نظر آنے والے ستارے ذرا مختلف ہوں گے۔ اگر دونوں مقامات کا درمیانی فاصلہ صحت کے ساتھ معلوم ہو اور اس زاویہ کی پیمائش ہو جائے جو دونوں مقامات سے اس شہاب کو دیکھنے سے بنتا ہے تو شہاب مذکور کی بلندی آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح کیمروں کی مدد سے ان کی رفتار کا بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ شہاب کی رفتار اور سمت کے مطالعہ کے لئے ریڈیائی لہریں بھیجی جاتی ہیں جو ان سے منعکس ہو کر واپس لوٹ آتی ہیں اور ان کے بارے میں صحیح اطلاعات فراہم کرتی ہیں۔ طیفی پیمائشات سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ کسی خاص شہاب میں کون کون سے عناصر موجود ہیں۔

چونکہ بیشتر شہب ہوا کے خول میں داخل ہو کر بھڑک اٹھتے ہیں اور جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اس لئے زمین کو یا زمین پر رہنے والوں کو ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن ان کا وجود اپنے اندر ایک امکانی خطرہ ضرور رکھتا ہے۔ اگر کسی وقت کئی ہزار من وزنی شہاب ایک لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نیچے گر کر زمین سے ٹکرا جائے تو اس تصادم کے نتیجہ میں جو تباہی اور بربادی پیدا ہو سکتی ہے اس کا کسی قدر اندازہ ایریزونا کے گڑھے یا سائبیریا میں گرنے والے آتشیں گولے سے لگایا جا سکتا ہے۔ اگر اس قسم کا گولہ کسی شہر پر گر جائے تو اس کو پورے طور پر فنا کر سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے اتنے بڑے شہاب جو بڑی تباہی کا موجب ہوں بہت ہی نادر الوقوع ہیں اور جو گرے ہیں وہ بھی ایسے مقامات پر گرے ہیں جو غیر آباد اور ویرانے تھے۔

آج کے خلائی دور میں یہ جاننا ضروری ہے کہ خلا میں جو ذرے گھوم رہے ہیں ان کی مقدار حجم اور رفتار کیا ہو۔ اسی طرح شہابی بوچھاڑ کے وقت کی تعیین بھی ضروری ہے۔ ان معلومات کو حاصل کئے بغیر اگر کوئی سواری خلا میں بھیجی جائے گی تو اس کیلئے بڑا خطرہ درپیش ہو۔ چوبیس ۲۴ گھنٹے جو شہاب کی بارش ہوتی رہتی ہے اس میں سے قریباً تیس ہزار شہاب اتنے بڑے ہوتے ہیں جتنا کہ ہمارا دس پیسے کا سکہ۔ جس چیز کا حجم دس پیسے والے سکے کے برابر ہو اور وہ ایک لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہی ہو وہ ہر شے میں سے گزر سکتی ہے اور رائفل کی گولی سے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

خلا کے مطالعہ کیلئے آج کل بہت سے مصنوعی سیارے چھوڑے جا رہے ہیں جو زمین کے گرد مسلسل گھومتے رہتے ہیں۔ اس امر کا امکان تو بہت کم ہے کہ یہ سیارے کسی بڑے شہاب سے ٹکرا جائیں لیکن ان کی مسلسل گردش کے پیش نظر باریک ذرات سے ان کا تصادم ناگزیر ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کتنے شہاب سیارے سے ٹکراتے ہیں اور ان سے کس قدر نقصان ہوتا ہے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

اس جگہ صرف ایک طریقہ کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے:۔

سیارہ کی بیرونی سطح پر ایک چھوٹا سا آلہ لگا دیا جاتا ہے جسے گھساؤ پیما کہتے ہیں۔ یہ آلہ شیشے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس پر نائیکروم دھات کی ایک پتری لگی ہوتی ہے۔ اس پتری کی موٹائی ایک ملی میٹر کا دس ہزارواں حصہ ہوتی ہے۔ شہاب کے ٹکرانے سے یہ پتری رفتہ رفتہ گھس کر پتلی ہونے لگتی ہے۔ جوں جوں اس کی موٹائی میں کمی آتی ہے۔ اس کی برقی مزاحمت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ تبدیلی اگرچہ بڑی خفیف ہوتی ہے لیکن اس کی اطلاع زمین تک برابر پہنچتی رہتی ہے۔ اس سے ہمیں اندازہ ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں جو خلائی جہاز بنایا جائے گا اس کا خول کس دھات کا اور کتنا موٹا ہونا چاہیئے۔ اور اس کو ان شہاب سے کس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (سیالکوٹ) میں ایک تقریب

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کالج یونین کی دعوت پر جناب چودھری اسلام الدین صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ۔ گھٹیالیاں کالج میں تشریف لائے۔ اور آپ نے ممبران کالج کمیٹی۔ اہالیان علاقہ اور طلباء سکول اور کالج کو خطاب فرمایا۔

تلاوت اور نظم کے بعد کالج کے پرنسپل صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ آپ نے ایڈریس میں کالج کے متعلق بعض ضروری کوائف پیش کئے۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ۔ قلعہ صوبا سنگھ سے بدوملہی تک کی سڑک کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے۔ اور جلد از جلد اس کی تکمیل کرے۔ پرنسپل صاحب کے بعد چودھری اسلام الدین صاحب نے کالج کی کارکردگی پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور آپ نے یقین دلایا۔ کہ انشاء اللہ جلد ہی اشتمال اراضی کا کام شروع کر دیا جاوے گا۔ نیز سڑک کی تعمیر کے متعلق بھی ڈسٹرکٹ کونسل کو توجہ دلائی جائے گی۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔ کہ میں ذاتی طور پر اس سلسلے میں مقدور بھر امداد کروں گا۔

اس تقریب میں علاقہ کے بہت سے معززین بھی شامل ہوئے۔

(اقبال احمد۔ صدر کالج یونین گھٹیالیاں)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۵ ۸/۶۲ تا ۱۱ ۸/۶۲)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۶۱ - کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۲۱ — ۰۰ روپے

۵۶۲ - احباب جماعت احمدیہ نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ بذریعہ ماسٹر نذیر احمد صاحب ۲۶ — ۵۰ "

۵۶۳ - مکرم ایم عبد القادر صاحب رحمان پورہ لاہور ۴۵ — ۰۰ "

۵۶۴ - احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ۶۳ — ۰۰ "

۵۶۵ - مکرم چوہدری فتح عالم صاحب لوہاروالہ ضلع گجرات ۲۵ — ۰۰ "

۵۶۶ - محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عطاء محمد صاحب جاکے ضلع سیالکوٹ ۲۰ — ۰۰ "

۵۶۷ - مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر ۲۵ — ۰۰ "

۵۶۸ - احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب ۲۰ — ۰۰ "

۵۶۹ - مکرم اعجاز احمد صاحب راولپنڈی ۳۰ — ۰۰ "

۵۷۰ " جناب شفیق احمد صاحب راولپنڈی منجانب والدین ۱۵۰ — ۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے مرحوم بھائی ملک عبد الرحمن صاحب نوشہروی کی نواسی عزیزہ طاہرہ خانم بنت ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ابن ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرم آغا ایم۔ اے۔ رحیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے فرزند ارجمند آغا طاہر احمد صاحب سے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی نے ۱۴ ۹/۶۲ بروز جمعہ پڑھا۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے دین و دنیا میں بابرکت کرے۔ آمین۔ (خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت ربوہ)

درخواست دُعا

مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ میری بیٹی امۃ الحمید بی۔ اے پارٹ I میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہے۔ یہ عاجز بچوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے خدمت دین کیلئے آیا تھا۔ یہ اس کا احسان ہے کہ مجھے بچوں کی طرف سے تسلی بخش خبریں آرہی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(خاکسار۔ میجر عبد الحمید از امریکہ)

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع ۹ اور ۱۰ اکتوبر کو بمقام مسجد احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے دیگر بزرگان سلسلہ و علمائے کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی تشریف لائے۔

مورخہ ۹ ۱۰/۶۲ کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم مرزا عبد الحق صاحب اجلاس اول کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی اور انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔

اجلاس دوم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں ۸ بجے شب سے لے کر ۱۱ بجے شب تک جاری رہا جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی ٹیپ ریکارڈ تقریر سنائی گئی اور بعد ازاں میجک لینٹرن سلائیڈز دکھلائی گئیں۔

مورخہ ۱۰ ۱۰/۶۲ کو اجلاس سوم زیر صدارت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات ۸ بجے صبح شروع ہو کر ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت عالمگیر تبلیغی نظام پر روشنی ڈالی اور مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب بی اے بی ٹی سابق امام مسجد لنڈن نے انگلستان میں جماعت کی تبلیغی مساعی سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ محترم مرزا عبد الحق صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے حاضرین کی طرف سے دریافت کئے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔

اجلاس چہارم بعد نماز ظہر بصدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صدر محترم اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے خطاب فرمایا اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ عہد اور دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ آخری اجلاس کے اختتام پہ خورشید کلب میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں دعوت چائے کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا جس میں کثرت سے غیر از جماعت معززین بھی مدعو تھے۔ اس تقریب میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر پُر مغز تقریر کے ذریعہ جماعت کی تبلیغی مساعی سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ اور افریقہ میں جماعت کی عیسائیت پر فتوحات کا شرح و بسط سے ذکر کیا۔ حاضرین نے یہ تقریر کامل توجہ اور انہماک سے سنی۔ اور گہرا اثر قبول کیا۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین کو ٹی پارٹی پیش کیا گیا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم ناظم انصار اللہ ضلع گجرات)

ولادت

عزیزہ امۃ المومن بیگم میجر محمد اسلم صاحب ملک ایم بی ایس رسالپور کو ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(عبد الحی بٹ شاہ نواز لمیٹڈ راولپنڈی)

اجتماع پر

دوستوں کیلئے نئے قسم کے بلاک سے تیار کردہ الیس اللہ بکاف عبدہٗ کے نصرت رائیٹنگ پیڈ تیار ہو چکے ہیں۔ اس دفعہ خدام الاحمدیہ نے اپنے اجتماع پر پہلے سے زیادہ پیڈ خریدے ہیں۔ اب انصار اللہ کا اجتماع آرہا ہے۔ جماعت کے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر سے آنیوالے نمائندگان کے ذریعہ پیڈ منگوالیں قیمت فی پیڈ: ایک روپیہ سے ایک روپیہ چار آنہ

ملک بشارت احمد منیجر نصرت آرٹ پریس

گول بازار ربوہ

ھو الشافی

کثیر الشفا صدری

دماغی۔ نخاعی۔ نفثانی اور پھیپھڑوں کی بیماریوں کی مجرب دوا۔ چھینکیں، نزلہ زکام، کیرا بیل پڑنا۔ سر درد اور درد شقیقہ خواہ کتنا پرانا ہو سے مکمل آرام آجاتا ہے۔ گلے کی خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔ پھیپھڑوں کی کمزوری۔ کھانسی۔ پسلیوں کی دکھن۔ سانس پھولنا اور بخار خواہ ٹی۔ بی کا شک ہی ہو تو اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ضیق اور دمہ کیلئے بھی بڑی مفید ہے۔ ایک ماہ کی دوا ۶ — ۷۵

بہترین تشخیص کے لئے مشورہ مفت حاصل کریں۔

احمدیہ دواخانہ۔ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت رکھتا ہے وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۲۵۰۳

میں منیر احمد سنوری ولد بشیر احمد سنوری قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیمہ حال اسلام آباد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری ذاتی جائداد اس وقت کوئی نہیں چونکہ میرے والدین بقید حیات ہیں (۲) میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں اپنا چندہ وصیت آئندہ ماہ اگست ۱۹۶۴ء سے ادا کرنا شروع کروں گا۔ العبد منیر احمد سنوری ولد بشیر احمد سنوری سیکٹر ۶/۱۲ جی مکان ۶۰۹۲ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ گواہ شد مرزا عبدالحق مولوی فاضل۔ معلم عربی۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ اسلام آباد گواہ شد فضل الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال اسلام آباد لوکل ہیڈ ڈسپنسر ۸۶۰۸۶

مثل نمبر ۱۲۵۰۴

میں رشید احمد ولد عبدالرحمٰن قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ ۔ڈھول نمبر ۱۱۲ ڈاکخانہ پی ای ایف ماڑی پور ضلع کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۴ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۱۰۸ روپے ملتی ہے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ آئندہ جو بھی میں جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ العبد رشید احمد E-۶ سیکشن آفس آف سی ایم ای ایس پی اے ایف ماڑی پور کراچی ۱۳۔ گواہ شد محمد خلیق عالم فاروقی نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال حلقہ ماڑی پور کراچی ۱۳

مثل نمبر ۱۲۵۰۵

میں شیخ محمد صدیق محمود ولد محمد اسمٰعیل قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بصورت ملازمت مبلغ ۷۸ روپے ماہوار ہے اور یہ ملازمت عارضی ہے لہذا اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا نیز اگر اس کے علاوہ مجھے کوئی اور کسی قسم کی جائداد ملے تو اس کی بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز بوقت وفات میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ چندہ وصیت آج کی تاریخ ۲۳/۸/۶۴ سے ادا کروں گا۔ العبد۔ محمد صدیق زرعی یونیورسٹی نیو کوارٹرز نزد غلام محمد آباد لائل پور۔ گواہ شد فضل دین منگلی غلام محمد آباد شاہی چوک مکان نمبر ۱۳۵ ڈی/ ڈی لائل پور گواہ شد شیخ عبدالقیوم پریذیڈنٹ کالونی غلام محمد آباد لائل پور۔

مثل نمبر ۱۲۵۰۶

میں فتح محمد ولد شہاب الدین قوم راجپوت پیشہ منشی عمر قریباً ۸۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا ڈاکخانہ خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مشین سلائی جس کی قیمت ۱۸۰ روپے ہے میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں، نیز میرے بچے کی طرف سے مجھے ۱۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ وصیت تاریخ تحریر سے ہی قابل عمل درآمد ہوگی۔ العبد میاں فتح محمد گواہ شد نذیر احمد سیکرٹری مال چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد غلام احمد لسرا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۲۵۰۷

میں بھاگن بی بی بیوہ چوہدری محمد عبداللہ درویش قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن جنی دیو چک نمبر ۳۳۲ ج ب ڈاکخانہ خاص تحصیل لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۴ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مبلغ ۵۰۰ روپے بصورت نقدی میرے پاس موجود ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا حق مہر ۱۲۳ روپے تھا جو مدت ہوئی میں نے اپنے خاوند کو ان کی وفات سے قبل ہی معاف کر دیا تھا میرے پاس کوئی زیور وغیرہ نہیں ہے نہ ہی میرا کوئی ذریعہ آمد اس وقت ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری گزر اوقات اس وقت میرے اکلوتے بیٹے محمد ابراہیم رشید کے ذمہ ہے وہی مجھے روٹی کپڑا وغیرہ دیتے ہیں۔ الامۃ بھاگن بی بی گواہ شد محمد ابراہیم رشید کارکن بیت المال ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ

نوٹ:۔ وصیت میں مندرجہ جائداد ۵۰۰ روپے نقد کے ۱/۵ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ العبد محمد ابراہیم رشید کارکن بیت المال ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عزیز احمد دفتر وصیت ربوہ

مثل نمبر ۱۲۵۰۸

میں عذرا شوکت زوجہ مولوی برکت اللہ محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت احمدیہ ہال میگزین لین ڈاکخانہ کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۴ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔ (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ (۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ جملہ وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ۱۸۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی الامۃ عذرا شوکت گواہ شد۔ برکت اللہ محمود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نوٹ:۔ میری بیوی کا حق مہر مبلغ ۱۰۰۰ روپے میری طرف واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ العبد برکت اللہ محمود۔ گواہ شد۔ سید سخاوت شاہ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد۔ بشیر الدین عباسی سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی۔)

مثل نمبر ۱۲۵۰۹

میں برکت بی بی بیوہ قاضی محمد سعید مرحوم قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ ۱۹۵۹ء ساکن ۲/۹۱ ڈرگ روڈ بازار ڈاکخانہ کراچی ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۴ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ ۳۲۱ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند کی حیاتی میں وصول کر لیا تھا میرے خاوند کو فوت ہوئے تقریباً ۲۵ برس گزر گئے ہیں میرا زیور وغیرہ اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔/۱۱ مجھے میرے بڑے لڑکے قاضی محمد اسحٰق اسمٰعیل صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا برکت بی بی۔ گواہ شد برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی ۳

مثل نمبر ۱۲۵۱۰

میں صفیہ نسیم زوجہ فضل الرحمٰن قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈرگ روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۶۴ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے سوائے مندرجہ ذیل زیورات کے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ بالیاں طلائی وزنی چھ ماشہ جھمکے طلائی ۹ ماشہ۔ چوڑی طلائی ۱ تولہ ۳ ماشہ کنٹھی طلائی ۸ ماشہ ہار طلائی ۲ تولے چوڑی ۷ تولہ انگوٹھیاں تین عدد طلائی ۱ تولہ ۳ ماشہ کل وزن ۱۴ تولہ ۵ ماشہ جن کی تخمینہ قیمت ۱۷۵۰ روپے ہے مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت دم تحریر سے حاوی سمجھی جائے۔ الامۃ صفیہ نسیم معرفت فضل الرحمٰن صاحب قریشی مکان نمبر ۳-۹۳۔ ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۸۔ گواہ شد محمد خلیق عالم فاروقی نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد محمد حسین سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

مثل نمبر ۱۲۵۱۱

میں چوہدری فضل احمد ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن حال راولپنڈی ڈاکخانہ خاص راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۴ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ غیر منقولہ جائداد انیس ایکڑ دو کنال رقبہ نہری زرعی اراضی معہ ایک خام احاطہ رقبہ ۱۸ مرلے واقع چک ۷/۱۲۔ ایل تحصیل و ضلع منٹگمری جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۳۸ ہزار پانصد روپیہ اور ایک پلاٹ رقبہ ۱۳ مرلے سکنی محلہ ج ربوہ میں جس کی قیمت خرید ۲۱۱ روپے ہے مندرجہ جائداد میری ہے میں مندرجہ جائداد بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۳۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد فضل احمد حال مکان نمبر ۲۹۰/بی۔ ڈھوک بازار راولپنڈی گواہ شد۔ ظہور احمد لسپر موصی۔ حال راولپنڈی گواہ شد۔ محمد عبدالقیوم سیکرٹری وصایا مرکزی جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ نوٹ:۔ میں اپنی زرعی اراضی ۱۹۔ ایکڑ ۲ کنال مالیتی ۳۸ ہزار جو میں نے اپنی وصیت میں تحریر کی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ منڈی ریٹ کے مطابق اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا اگر اپنی زندگی میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد فضل احمد بقلم خود۔ گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال راولپنڈی گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی۔

موجودہ زمانہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دیگر نیک اعمال کی بھی توفیق مل جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں اوّل ابتغاء مرضات اللہ دوم تثبیتا من انفسهم یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول اور قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ صدقات کے نتیجہ میں غرباء کو ترقی کے مواقع میسر آجاتے ہیں اور وہ بھی اپنی قوم کا ایک مفید جزو بن جاتے ہیں جب قوم کے افراد گرے ہوئے ہوں وہ قوم بھی یقینی طور پر مضبوط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ گرے ہوئے افراد اس کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھانے سے قاصر رہتی ہے۔ اسی لئے یورپین قومیں جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی محض اس لئے صدقہ و خیرات کرتی رہتی ہیں کہ قوم کے غرباء کی ترقی سے خود قوم بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ غرض صدقہ کی اسلام نے دو اغراض بتائی ہیں۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول جو سب سے بڑی اور حقیقی غرض ہے۔ دوم۔ قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ غرباء کی مدد درحقیقت اپنی مدد ہوتی ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں کہ جب مومن کمزور اور بے سہارا لوگوں کی امداد کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے اور ان کی مضبوطی اور ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے اسی نکتہ کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے مشکل اوقات میں اس کی تائید فرماتا ہے۔

پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے تو اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی۔ اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھ جائے گی۔ اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا۔ یہ معنے اس صورت میں ہوں گے جب کہ

تثبیتا

کو حال بنایا جائے۔ اگر اسے مفعول لاجلہ قرار دیں تو پھر پہلے دو ہی معنے ہوں گے"

(تفسیر کبیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۱۲)

تحریک جدید کی نئی شرح

کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

جیسا کہ متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید کے چندہ کی سابقہ اقل ترین شرح پانچ روپیہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑھا کر دس روپیہ مقرر فرما دیا ہے۔ بعض دوست اس بارے میں سوال اٹھا رہے ہیں کہ کیا یہ حکم نئے شامل ہونے والوں کے لئے ہے یا پرانے مجاہدین بھی اس میں شامل ہیں۔؟ سو وضاحتاً عرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس حکم کے مخاطب پرانے اور نئے جملہ مجاہدین ہیں۔ البتہ بچوں کی طرف سے جن کا بوجھ والدین پر ہی ہوتا ہے دس روپیہ سے کم وعدہ پیش کیا جا سکتا ہے ———— نئے سال کے وعدوں میں نئی شرح کو ملحوظ رکھا جائے

وکیل المال اوّل
تحریک جدید

خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے آغاز پر جلسۂ عام

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب خدام سے خطاب فرمائیں گے

یکم نومبر سے مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے نئے سال کو بتوفیق الٰہی نئے عزم کے ساتھ شروع کرنے کے لئے مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے اس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام سے خطاب فرمائیں گے اور ان کے سامنے نئے سال کا پروگرام بھی پیش فرمائیں گے۔ جملہ خدام و اطفال سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئے سال کے آغاز پر نئے عزم کے ساتھ اس خصوصی اجلاس میں جوق در جوق تشریف لائیں گے اور صدر محترم کے ارشادات گرامی سے مستفیض ہو کر آپ کی ہدایات کی روشنی میں نئے عزم اور نئی امنگ کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھیں گے۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات شروع ہو گئے

آج تین ہزار نشستوں کے لئے پولنگ ہو رہی ہے!

لاہور ۳۱۔ اکتوبر۔ مغربی پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کی تقریباً تیس ہزار نشستوں کے لئے انتخابات آج سے شروع ہو رہے ہیں آج صوبے کے گیارہ ڈویژنوں میں سا[ڑھے] تین ہزار نمائندے منتخب کئے جائیں گے اس کے ساتھ ہی قبائلی جرگوں کی طرف سے تین ہزار سے زائد نمائندوں کی نامزدگی بھی شروع ہو رہی ہے ایک اندازے کے مطابق تقریباً چھ ہزار امیدواروں کے انتخاب کے لئے دو کروڑ سے زائد رائے دہندگان ووٹ ڈالیں گے جن میں ۴۰ فیصد خواتین ہیں ۹ نومبر کو انتخاب ختم ہو جائے گا اور ۱۴ نومبر تک مکمل نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔

بھارت کو کشمیر میں بلاتاخیر رائے شماری کرانی چاہیئے

چین کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا رہے گا (مارشل چن ژی)

کراچی ۳۱۔ اکتوبر۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے کہا ہے کہ چین کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ رائے شماری کرانے کا حامی ہے۔ وزیر خارجہ چین الجزائر کے یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کے لئے الجزائر جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے کراچی ٹھہرے۔ انہوں نے یہاں وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی جو چار گھنٹے جاری رہی۔

مارشل چن ژی نے پاکستان کے وزیر خارجہ کو دوبارہ یقین دلایا ہے کہ چین بین الاقوامی جھگڑوں کو پر امن طریق سے حل کرنے کا حامی ہے۔ چین کشمیر کے مسئلہ کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے حل کرنے کا اس وجہ سے حامی نہیں ہے کہ اس میں کوئی سیاسی مصلحت ہے بلکہ چین اپنی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کے تحت اس مسئلہ کو رائے شماری کے ذریعہ حل کرانے کا حامی ہے۔ دوسرے بھارت اور پاکستان دونوں بین الاقوامی طور پر وعدہ کر چکے ہیں کہ ریاست کشمیر کے الحاق کا فیصلہ وہاں کے عوام کی مرضی سے ہوگا اور اس کے لئے آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرائی جائے گی۔

مودودی صاحب نے اپنے موقف میں تبدیلی کر لی ہے

عبدالوحید خان

کراچی ۳۱۔ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خان نے یہاں امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی پر تنقید کی کہ انہوں نے عورت کے سربراہ مملکت بننے کے متعلق اپنا موقف بدل لیا ہے انہوں نے مولانا کی تحریروں اور تقریروں کے اقتباسات پیش کر کے یہ بتایا کہ مولانا مودودی اس بات کو درست نہیں سمجھتے کہ عورت کو اسمبلیوں کا رکن منتخب کیا جائے یا عورت کو سربراہ مملکت بنایا جائے۔

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو صبح ۵ بجے مکرم خواجہ عبدالرحمن صاحب انچارج ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ۶۴ سال کی عمر میں اچانک وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اندر درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔